اِنَّ رحمتَ اللّٰہِ قریبٌ مِّن المحسنین ۵

تضمین بر قصیدۂ جناب مولوی محمد محسن صاحب محسن کاکوری مرحوم مغفور

در نعت جناب سرور کائنات خلاصۃ الموجودات ہادیِ کل فخر رسل سلطان الانبیا برہان الاصفیا خواجۂ ہر دو سرا محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم خمسۂ نعتیہ المسمیٰ

ثنائی سید الثقلین

معروف بہ

وسیلۃ الدارین

من تصنیف بندۂ خاکسار حافظ مرزا احمد بیگ کیانی چشتی بہ تخلص بدر دہلوی عفر اللہ ذنبہٗ

بہ تلمید فخر شاعران خاقانیِ زمان جناب حافظ مرزا آغا جان بیگ صاحب ساسانی بہ تخلص احسن دہلوی نور اللہ مرقدہٗ

در مطبع نامی شاہجہان پور طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خمسہ اول

ہوا حاصل مجھے جو کچھ کہ ہے وصفِ پیمبر میں
کیا جو کچھ کہ اُس نے لُطف سے میرے مقدر میں
کروں کیونکر میں اُس کا شکر اب دربارِ داور میں
ہے منزل اک مہ کنعاں کی قلبِ زار و مُضطر میں
یہ مہمانِ عزیز اُترا ہے کس اُجڑے ہوئے گھر میں

چلوں میں راستہ سیدھا پڑوں ہرگز نہ چکر میں
صدائیں آرہی ہیں مجھکو یہ مدحِ پیغمبر میں
اِسی کا شکر لازم ہے مجھے اللہ کے گھر میں
نہ کوئی پوچھتا ہے اور نہ ذکر اِس کا ہے دفتر میں
بڑا دیوانہ ہے محسنؔ کہاں آیا ہے محشر میں

کھُلے کیونکر زباں میری بھلا اب حمدِ یکتا میں
پڑھوں کیونکر کوئی مصرع میں اُسکی شانِ زیبا میں
بھلا کیا نام ہو تحریر میرا اُس کے شیدا میں
نئی اُلفت کا میٹھا درد ہو تقسیم اعضا میں
کہ بسم اللہ طفلِ اشک کی ہے دیدۂ تر میں

فدا ہوں جان و دل سے میں کسی کی اصل صورت پر
نچھاور دین و ایماں کر دئے ہیں جاہ و حشمت پر
تصدق اُس کی سیرت پر تو شیدا اُسکی شوکت پر
وصال و ہجر میں ہے بیقراری ایک حالت پر
نہیں کیا اِک گھڑی کا چین بھی میرے مقدر میں

ہمارے دل میں دردِ دل عجب کچھ رنگ لاتا ہے
نئی طرز جفا کاری ہمیں ظالم دکھاتا ہے
خموشی مجھکو ہوتی ہے تو وہ شہرت مچاتا ہے
خدا کیواسطے اے قیس کیوں مجھکو ستاتا ہے

الٰہی کب تلک تن میں مرے جانِ حزیں ہو گی
تسلی کس طرح تیری دلِ اندوہ گیں ہو گی
خرابی کب تلک میری تہِ چرخِ بریں ہو گی
شبِ ہجراں اٹھی آج بھی کیا ملے نہیں ہو گی
اندھیرا جھک گیا وقتِ نمازِ صبحِ محشر میں

نظر مجنوں کی پہنچی ہے اگر لیلےٰ محمل میں
گئیں آسانیاں میری اگرچہ جبلِ مشکل میں
گئی تیغِ دو دم شوخی سے ہے اب دستِ قاتل میں
جگہ دے مجھکو میرے دلربا کے غنچۂ دل میں
بہار اب کی برس رکھے مجھے زندانِ دیگر میں

خمِ محرابِ ابرو میں جو ہم سجدہ کو آئے ہیں
خدا جانے کہ کیا اُن کے تخیّل دل میں آئے ہیں
تو زاہد دیکھ کر ہم کو عجب کچھ رنگ لائے ہیں
یہ شمشیرِ ابرو بسملوں نے سر جھکائے ہیں
ہماری بندگی کا سجدہ ہے محرابِ دیگر میں

نہیں دیکھا کبھی ہم نے کوئی تیرے مقابل میں
خیالِ دلربا رہتا ہے ہر دم جانِ بسمل میں
رکھیں کیونکر نہ ہم تجھکو بھلا پھر شیشۂ دل میں
کھچی ہے شکل موزوں تیری ہر آئینۂ دل میں
ہر اک مصرع ترے قد کا ہزاروں بحر کے بر میں

تمہارے ہجر سے حضرت مجھے قیدِ سلاسل ہے
تمہارے روئے تاباں سے خجل اب ماہِ کامل ہے
تمہارا جو کہ فرمان ہے فریضہ ہے نوافل ہے
اُچٹتا خواب غفلت کا ہی آساں پر یہ مشکل ہے
کہ رحمت کا بھروسہ مجھکو چھیٹے دے کے محشر میں

تمنا ہے کہ دیکھوں آپ کی میں صورتِ زیبا
تماشا قدرتِ حق کا عجب ہم نے یہ ہے دیکھا
خدا کے واسطے کھینچے نہ اب شیدا سے تم پردا
عوض غمزہ کے دینا کرشمہ کے عوض عقبیٰ
لگا ہے ٹھیک اب کی زرخ نامہ یار کے در میں

یہی ہی آرزو دل میں بفضلِ داورِ محشر
ہماری طبعِ موزوں کو عنایت کر تو وہ جوہر
بہ لطفِ مصطفےٰ سردارِ عالم ساقیٔ کوثر
ہے جی میں اس غزل کی بحر میں بکھیر دیجئے گوہر
کہ تاب جلوۂ حسن بیاں ہو آب دیگر میں

نہ کیوں امداد مانگیں ہم خداوندِ دو عالم سے
رہا جس نے کیا ہم کو جہاں کے رنج سے غم سے
نہ کیونکر ملتجی ہوں پھر رسولِ شاہِ اکرم سے
زمینِ شعر پر اعلےٰ مضامیں عرشِ اعظم سے

پے آئے ہیں شوق مصروفِ نعتِ پیغمبر میں

جہاں میں چھپ رہا ہے آجکل اخبار محسن کا
سخن ور کی زباں پر بھی ہوا اقرار محسن کا
مزا اے بدر دیتا ہے ہر اک اشعار محسن کا
حسد کیوں لامکاں پروازیِ افکار محسن کا

کسی دن معرکہ ہوگا عطارد میں سخنور میں

لکھا مضمون جب میں نے کوئی اوصافِ سرور میں
نظر اک نور کا عالم پھر آیا ذاتِ اطہر میں
ازل سے خوش نصیبی تھی لکھی میرے مقدر میں
ہوا عالم معنبر صبحِ میلادِ پیغمبر میں

تپا ہے نالۂ جاں سوز بلبل تک گلِ تر میں

کہاں خوشبو ہے یہ گل میں کہاں ہے مشک عنبر میں
لطافت ہم نے پائی ہے جو کچھ ذاتِ پیغمبر میں
بھلا ایسی کہاں تیزی عطرِ معطر میں
بہار آئی ہے شب بس کر دیا رِ خلد کو تر میں

ابد تک اب خزاں سوتی رہے پھولوں کی چادر میں

ہوئی تھی دھوم ایسی کب بھلا کسریٰ کے کشور میں
خدا نے کر دیا مرقوم جو ذاتِ پیغمبر میں
رواں کلک دو دم ہو گیا مراِ اوصاف سرور میں
بھری ہے شوکتِ شاہنشہی اللہ اکبر میں

اذاں کی پیخ نوبت بج رہی ہے ہفت کشور میں

رخِ زیبا میں پائی ہے جو کچھ حضرت کے زیبائی
نزاکت ہے لطافت ہے ملاحت حسن آرائی
مدح اسکی لکھے کیونکر بھلا اب کوئی مداحی
نبوت کا تجمل اصطفا کی مسند آرائی

فلک کے ہفت اقلیم اور زمیں کے ہفت کشور میں

لطافت کسقدر حق نے بھری حضرت کے گیسو میں
نشانِ تیغِ ہلالی کا بنا ابروئے خوش خو میں
بسایا اپنے کپڑوں کو پسینہ کی ہے خوشبو میں
شجاعت کا سلح خانہ نہاں ہر چین ابرو میں

سخاوت کا خزانہ ہر نگاہِ بندہ پرور میں

شجاعت کیا کروں تم سے بیاں خلقِ مکرم کی
دلوں میں کافروں کے تھی وہ ہیبت اس معظم کی
نہ یہ شوکت تھی دارا کی نہ اسکندر و جم کی
میانِ بدر شمشیر ہلالی اسقدر رحم کی

کہ اب تک چاندنی پھیلی ہوئی ہے ہفت کشور میں

[illegible]

شب معراج جو دل کی ہے رمز راز جو بنی — ہوا ہے [illegible] مقدس [illegible]

شرف کی پہلی منزل تھی بنی ہاشم کے اختر میں

چمک قرآن کی ہی جو تیرے دل کے نگینہ میں — رکھا ہے نسخ حفاظت سے اپنے علمی خزینہ میں

بہا ہی علم کا دریا عجب شہر مدینہ میں — بہرا علم لدنی حق نے سینہ کے سفینہ میں

کہ لہریں لے رہے ہیں بحر مواج آپ کے بر میں

خداوند دو عالم نے کہا تجھکو شہ اکرم — سوا تیرے ہوا تھا کون یوں وجہ ندامت ہاں محرم

تصدق تیری صورت پر نہ کیوں ہو علیہ حق — عیاں فرما کے نور علم لک مالم تکن تعلم

کلام پاک کے تارے اُتارے قلب انور میں

کہاں طاقت کرے جو ہمسری ذات مقدس سے — عیاں ہی سروری و برتری ذات مقدس سے

ہوئی گم راہوں کی بھی رہبری ذات مقدس سے — عبادت پھولتی پھلتی رہی ذات مقدس سے

ریاضت باغ باغ اگر ہوئی پاکیزہ پیکر میں

ہوئی ہی روشنی عالم میں حضرت کی نبوت سے — خدا نے کامیابی انکو بخشی ہی رسالت سے

مطیع کیونکر نہ ہو ہر اک عقیدت سے ارادت سے — طواف اپنا کرے کعبہ یقیں ہو اس سعادت سے

کہ خطبہ تھا شہ کونین کا تقدیر منبر میں

جو جلوہ دیکھ لیں حوریں شمائل خیرہ ہو جائیں — نگاہ قدسیاں بھی انکے شمائل خیرہ ہو جائیں

فراست سے جو لیویں کام عاقل خیرہ ہو جائیں — نگاہیں مہر طلعت کے مقابل خیرہ ہو جائیں

شب معراج اگر کاجل نہ ہوتا چشم اختر میں

شب معراج حضرت کی ہوا آمد کا جب چرچا — زمیں سے عرش تک چھنے لگے سب انبیا ہو شیدا

خدا نے ذات والا کو کیا عالم سے ہی یکتا — پڑھا ہاتف نے بسم اللہ سبحٰن الذی اسریٰ

جب آیا خانۂ زین براق برق پیکر میں

صفت کیونکر لکھے کوئی بھلا اس ذات عالی کی — کری جو بات عالم میں وہ بیشک بے مثالی کی

بیاں کیونکر کرے عادت کوئی فرخندہ فالی کی — فلک نے آبرو پائی جو جبہ فرق عالی کی

وہ شہوار انجم ہو گئے داخل تحھا ور میں

خدا کے فضل سے ہم کو نہیں ہے اب کوئی کھٹکا
نبوت کے ہے دریا کا وہی اک گوہر یکتا
شفیعِ روزِ محشر ہے ہمارا وہ شہِ والا
باستقبال آیا مرحبا اے آدم و عیسیٰ
جو پہنچا خدمتِ والا بدرِ عالی برادر میں

شریعت راہ سیدھی ہے بلندی ہے نہ ہے پستی
فلک پر حور غلماں کو ہوا جوششی مستی
اُسی کی روشنی میں مومنوں کی ہے یہ سب بستی
یدِ بیضا چراغِ طور سے روشن کئے دستی
کہ سجدے میں جھکا ہوگا اندھیرا راستہ بھر میں

خدا نے عرش و کرسی کو کیا ہے زیرِ فرمانت
زہے فخر و کرامت ہے زہے عزت زہی شانت
نہ کیونکر مہر و ماہ ہوویں بھلا فرہاد قربانت
دعا یوسف کی اے ہر دلعزیز انجم بقربانت
زہے پیراہنِ محبوبِ خالق تیرے بر میں

ہوئے ہیں جان و دل سے اب نثارِ ملتِ قدسی
فزوں ہے تیرے دم سے دم بدم بس عزتِ قدسی
نہ ہوگی حشر تک ہرگز کبھی اب ذلتِ قدسی
قلم ادریس کا مدحت نگارِ خلعتِ قدسی
کہ ساتوں پارچے ٹھیک آئے اُسکے جسمِ اطہر میں

خدا نے لطف سے اپنے بڑھائی ہے تری عزت
تعجب کیا مجھے بھی اب میسر ہو تری زیارت
شبِ معراج دکھلائی ہر اک کو شان و قدرت
ملے اُس بت شکن کو شکریہ میں خوانِ صد نعمت
یہ مہمانی ہوئی باغِ خلیل ابن آذر میں

لکھا ہے شان میں تیری یہ سبحٰن الذی اسریٰ
فتدلّیٰ مقام پاک تھا تیرا ہی اے آقا
ہوا ما زاغ کا سرمہ ہے تیری آنکھ میں زیبا
جوانِ ہاشمی کس شان سے بالائے عرش آیا
کہ آئی ہفت پشتِ آسمانِ پیر چکر میں

خداوندِ دو عالم نے جہاں کی آبرو بخشی
ہر اک کو پائے بوسی کی خدا نے جستجو بخشی
عجیب وہ نیک سیرت تھا عجب اک اُسکو خو بخشی
فلک کو عرش پر تھا ناز تقدیمِ قدم بوسی
مگر دیکھا تو کعبہ چھپ چکا تھا پہلے ممبر میں

نصیبے آ کے حوروں نے پڑھے اُس خیر مقدم کے
خوشی کے در کھلے ہیں بند ہیں ابواب سب غم کے
فرشتے ہو گئے آ کر تصدق شاہِ عالم کے
کلیدِ بابِ جنت نذر کی سلطانِ عالم کے

وہ پہنچے عرش پر جاکر ہوئی خالق کی جب مرضی — ہوئی تعظیم حوروں کو ملائک کو جو تھی قرضی
براق باد پا رفتار میں رکھتا تھا الغرضی — نہ کیوں حدِ ادب پر ختم ہو جبریل کی عرضی
کہ شمع قرب نے تاثیر کی پروانہ کے پر میں

شبِ معراج ہو بیدار یہ قدرت خدا دیکھی — براق برق پیکر کی سواری تھی سواری تھی
وہاں پہنچے وہ اِک دم میں جہاں خالق کی مرضی تھی — بہ قربِ قابَ قوسین آپ پہنچے تو نہ تھا باقی
پر اک تیر کا پلہ کماں کش اور کماں گر میں

جو پہنچے پاس خالق کے نہ تھا کچھ آپ سے پردا — دکھایا جو خدا نے آپ نے خوش ہوکے سب دیکھا
سوالِ بخششِ اُمت دمِ رخصت زباں پر تھا — تعجب کیا معمّا کھل گیا گر میم احمد کا
کہ ہے نیرنگ نیرنگی ہمیشہ رنگ دیگر میں

بڑے جو نکتہ داں ہیں رنگ اُن کا بھی موافق ہے — کرے کیا موشگافی آپ ہی سینہ قلم شق ہے
معما کیا کھلے اِسکا کہ مضموں سخت مغلق ہے — خُدا کا نام حق ہے مصطفےٰ کا نام بھی حق ہے
نہاں سرِ حقیقت ہے مجازِ ذاتِ اطہر میں

عزیزو ذکر ہم اُس کا کریں کیونکر نہ محفل میں — تجلی نورِ اقدس کی ہوئی ہی عقل عاقل میں
درودِ پاک لازم ہے ہر اک اشغال شاغل میں — گھر اُس کا کعبہ اور اللہ اُسکے کعبۂ دل میں
خُدا ہے اُسکے گھر اور وہ خُدائے پاک کے گھر میں

اُسی کے لُطف سے سرسبز ہے دُنیا کا سب گلشن — تجلی نورِ اقدس ہو گیا ہر چیز کا جوبن
نہ کیونکر خانۂ دل میں ہمارے اُس کا ہو مسکن — پڑھوں اِک قطعہ پُر نور جسکا مطلع روشن
لکھیں لوحِ بیاضِ آفتابِ صبحِ محشر میں

تجلی اسقدر بخشی خدا نے روئے انور میں — ضیا ہے ماہ میں ایسی نہ ہے خورشید خاور میں
کہاں تجھسا حسیں ہوگا بھلا دربار داور میں — اُٹھیں گی اُنگلیاں کلمہ کی تیری سمت محشر میں
جو پوچھیں گے ہے کس کا دخل آج اللہ کے گھر میں

ثنا گر بلبلیں تیری ہیں ہر ہر سیس گلستاں میں — حرم میں دیر میں مسجد میں کعبہ میں بیاباں میں

ے وضا کا ارقام ہے کب میرا امکاں میں
ترا اسمِ گرامی زیبِ بسم اللہ دیواں میں

ازل کے ہر صحیفہ میں ابد کے ہر رجسٹر میں

یہ خالق نے رکھی ہے تری انساں کے نقشے میں
ں تیری ثابت ہے ہر اک بُتاں کے نقشے میں
لطافت تیری داخل ہے گلِ خنداں کے نقشے میں
ترے انوار کا پرتو مہِ کنعاں کے نقشے میں

تنِ بے سایہ کی تصویر عکسی مہرِ خاور میں

بلت میں کرامت میں عبادت میں ریاضت میں
ا میں سعادت میں حفاظت میں بشارت میں
سخاوت میں شجاعت میں عنایت میں شفاعت میں
حسب میں اور نسب میں اور شرافت میں کرامت میں

نہ تیرا مثل مظہر میں نہ تیرا مثل منظر میں

ے امکاں میں اپنے نہ ہی یہ بات ممکن میں
رخسار کا جلوہ دیکھا ہم نے اس سن میں
نہ ہے یہ رات میں جلوہ نہ ہے یہ روشنی دن میں
دلِ بیدار کا مانند ظاہر میں نہ باطن میں

ضمیر پاک کا ثانی نہ مظہر میں نہ مضمر میں

ے پاک کا پایا تجھی کو ہے نشاں بیشک
راج میں جا کر کے طے سب لامکاں بیشک
تری خاطر بنائے حق نے ہیں کون و مکاں بے شک
ترے ہی نور سے نکلے زمین و آسماں بیشک

نہاں تجھ میں ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں

ت کا رہا چرچا ترے اصحابِ مکرم میں
ت حق نے کی برپا ترے اصحابِ مکرم میں
عدالت کا رہا شہرہ ترے اصحابِ مکرم میں
دم شمشیر موسیٰ تری اصحابِ مکرم میں

کمالِ آلِ ابراہیم تری آلِ اطہر میں

تیری خاطر سے کیا خالق نے مسجودی
نور نے تیرے یہ سب آتش ہے نمرودی
مدینے میں ترے باعث پھیلی آج محمودی
ترے اقبال سے شانِ سلیمانی و داؤدی

ہوئی یکجا ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ میں

ذتِ ہارونؑ ہے عباسؓ و حمزہؓ میں
بتِ ہارون ہے عباسؓ و حمزہؓ میں
کمالِ سیرتِ ہارونؑ ہے عباس و حمزہ میں
وقارِ ہیبتِ ہارون ہے عباس و حمزہ میں

جلالِ تیغِ یوشعؑ تیغِ سلیمانؓ و ابوذرؓ میں

خدا نے پائی ہے [illegible] | ہے [illegible]

رہی مدنظر خالق کو ہر دم تیری مرغوبی | تری نسبت سے حسنِ یوسفی و صبر ایوبی

ملی اقدامانِ جنت سبطِ اصغر سبطِ اکبر میں

تری ہی نام کا سکہ رکھا حق کے خزانے میں | تری ہی ذات کا چرچا ہے لبوں پہ اِک فسانے میں

تری ہی نور کا جلوہ چمکتا ہے زمانے میں | رہِ جنت ملی ہی آ کے تیرے آستانے میں

شمیمِ خلد کوچہ کی۔ نسیمِ روح پرور میں

ترا مجنوں بھی شیدا ہے تری مفتوں یہ لیلیٰ ہے | ضیا کے سامنے تیری ہوا خورشید میلا ہے

ترے ہی نام سے تربت میں دل ہر اک کا بہلا ہے | تو وہ کوکب ہے جسکا لامکاں تک نور پھیلا ہے

نہیں ہے اس شرف کا کوئی تارا آسماں بھر میں

نہیں ہے یا نبی ہمسر ترا کوئی رسالت میں | نہ ہمت میں نہ جرأت میں سخاوت میں سعادت میں

مجھے زیبا ہے میں جو کچھ لکھوں اب شانِ حضرت میں | نہیں ہے اور نہ ہوگی اور کے طالع میں قسمت میں

جو تیری منزلت جو قدر ہے سرکار داور میں

بہت مدت سے ہم مشتاق ہیں حضرت کی خدمت کے | الٰہی دیکھئے طالع کھلیں کب میری قسمت کے

بہت ہیں منتظر عالم میں حضرت کی شفاعت کے | وہ دن جلد آئے یارب جب ہوں پیش اعمال اُمت کے

قریبِ عرش کرسی ہو تری دربارِ داور میں

ترا ہی نام کافی ہے بس اب میری حفاظت کو | نہ بھولا ہوں نہ بھولوں گا کبھی تیری عنایت کو

خُدا کے سامنے کافی ہے تو میری حمایت کو | گنہ گاران امت کی صفا کی شہادت کو

تری چشمِ عنایت مہر ہو ہر ایک محضر میں

برائے عفو خاطی جائیں جب سرکار عالی میں | مرادیں اپنی پائیں جب سرکار عالی میں

ہر اک عاصی کو وہ بلوائیں جب سرکار عالی میں | کبائر پہلے پوچھے جائیں جب سرکا عالی میں

ندامت سے صغائر منہ چھپالیں اپنا محشر میں

نہ کیوں وردِ زباں ہو نام تیرا ہر مصیبت میں | تجھی سے داد پاتا ہے ہر اک شاہا عدالت میں

گناہوں کے سبب ہم کو سزا ہو جب قیامت میں | معافی کی ملے جا گر تجھکو ایسی حالت میں

[illegible] کے داخل ہوں تفسیر میں

لکھا مذکور قرآں میں جو ہے تیری نبوت کا
ملا رتبہ بھلا ایسا کسی کو کب رسالت کا
سدا مسرور رہتا ہی بشر ہر ایک امت کا
عجب کیا گر کہیں حضرت نے اُمت کی حفاظت کا

مچلکا لے لیا دوزخ کے کارندوں سے دم بھر میں

ہمیں بھی ناز ہی پیدا ہوئے ہیں تیری امت میں
ترے احسان و بخشش کا وہ ہو شہرہ قیامت میں
خدا کا شکر ہے داخل ہوئے ہم بھی شفاعت میں
کراماً کاتبیں اُمیدِ تشریفِ شفاعت میں

کہیں لکھدیں نہ نام اپنا گنہ گاروں کے دفتر میں

سُنا ہمنے ہے یوسف کو مگر اُس سے حسیں تو ہے
قیامت میں ہر اِک عاصی کا البتہ مُعیں تو ہے
تو ہی سردارِ عالم ہے شفیع المذنبیں تو ہے
غرض ہر جا شفیع و رحمۃ اللعالمیں تو ہے

زمیں میں آسماں میں جنت الماوی میں محشر میں

نہ لکھے ایک نکتہ بھی جو چاہے سو برس لکھنا
مدح ہو ختم کب اُس کی جو چاہو ہر نفس لکھنا
ثنائے احمد مرسل کی ہے بیشک ہوس لکھنا
نہیں ممکن کبھی اُسکی مدائح سو برس لکھنا

جو کلک دو زباں ہو وہ زبانِ دستِ سخنور میں

ترے اعزاز بیحد ہیں شرافت کے کرامت کے
فریق عالم میں ہیں جتنے ہیں قائل سب رسالت کے
سدا ممنون ہم کیونکر نہ ہوں تیری عنایت کے
وہ تیری مدح بس ہے جو لکھی خامے قدرت کے

نبوت کے صحائف میں خداوندی کے دفتر میں

الٰہی رازِ دل میرا جو کچھ ہے اُس سے ہر ہو
ثنائے احمد مرسل لکھوں جو کچھ وہ نادر ہو
ترا الطاف یارب ہر گھڑی بس مجھ پہ ظاہر ہو
سخن یارب اگر دل کی تڑپ کے ساتھ حاضر ہو

سند لینے کو سرکارِ قبول خاص داور میں

الٰہی دور کر رحمت سے تو رنج و محن میرا
شفیع محشر میں ہو یارب رسولِ ذوالمنن میرا
رہوں جب تک میں دُنیا میں تحسن ہو سبھلیں گے
رہے پہنے ہوئے قرآں کا جامہ سخن میرا

کوئی حرفِ غلط آئے نہ سہواً میرے دفتر میں

زمانہ میں نہ پیدا ہو کہیں یارب مثل اِس کی
مبالیس سخن میں بحر ہو بس بے بدل اِس کی

سدا توقیر و عظمت ہو الٰہی [illegible]

مرے انفاس کا ڈورہ لگا کر اپنے مسطر میں

گئی ہے عندلیب فکر اُڑ کر شاخ طوبیٰ تک — گل مضمون کی خوشبو ہی یہ بہر شاخ طوبیٰ تک
گلستان سخن میرا ہے منظر شاخ طوبیٰ تک — یہ نعت تازہ سُنکر عندلیب شاخ طوبیٰ تک

کہے کیا خوب طوطی بولتا ہے باغ سرور میں

الٰہی تو رسا کر دے مری اس دم طبیعت کو — کہتا کلک دو دم میں لکھوں کچھ نعت حضرت کو
رکھوں پوشیدہ کب تک دل میں حضرت کی محبت کو — اِسی در کی گدائی سدِ اسکندر ہو ہمت کو

نہ جاؤں میں کبھی دربار کسریٰ میں نہ قیصر میں

ترحم کی نظر مجھ پر بھی ہو آ سرورِ عالم — تری مدحت کے لکھنے کو رہوں ہر وقت مستحکم
ترا ہی خیال مونس ہو ترا ہی ذکر ہو ہمدم — سمایا ہو خیال دلربا ہر لحظہ و ہر دم

کہ میری جان آنکھوں سے چلے اللہ کے گھر میں

ثنائے احمد مرسل فرشتے جب سنیں مجھ سے — کہیں بیخوف ہو تو اب نہیں ہے کام کچھ تجھ سے
کُھلے جنت کی کھڑکی قبر میں اکبار بے کھٹکے — نکیر و منکر آئیں قبر میں میری یہی کہتے

کہ سو آرام سے یادِ خدا و حبِ پیغمبر میں

تمنا ہے ترا ہی مدح خواں ہوں حشر تک سرور — ترا دیدار حاصل ہو مجھے تربت میں بھی مر کر
جو جاؤں قبر سے اُٹھکر بہ پیش داورِ محشر — لگاویں خاک پا ممدوح کی مداح کے سر پر

تیمم کر کے داخل ہوں نمازِ صبح محشر میں

محبت ہووے حضرت کی الٰہی جان خستہ میں — مدح کی آرزو ہووے الٰہی جان خستہ میں
اُسی کی گفتگو ہووے الٰہی جان خستہ میں — سفارش نامہ مولیٰ کا ہو اُس دست شکستہ میں

پکاریں جب مجھے درگاہِ عالیجاہ داور میں

درودِ پاک میں بھیجوں سدا سردارِ عالم پر — سلام بے عدد لکھوں شہنشاہِ معظم پر
فدا ہوں جان و دل سے اُس معظم پر مکرم پر — درودِ غیر معدود آپ کی روحِ معظم پر

تسلسل رشتہ ہے جب تک ابد کے سلک گوہر میں

ثناے دلی میری بھی ہے ہم سے [illegible]	نہ ہو وے فکر دنیا کی نہ ہوں ہرگز کبھی مضطر
کلام بدر بھی ہے یہ بقول محسن بر تر	سلام غیر معدود آل و اصحاب مکرم پر

دوام عیش ہے جب تک بہشت روح پرور میں

قطعہ تاریخ طبع زاد عرفی زمانہ فیضی عصر ملک الشعرا عالیجناب حافظ مرزا احمد بیگ صاحب بدر دہلوی مدظلہ العالی مصنف خمسہ ہذا

بدر تم نے خوب یہ تضمین کی	ہو وے رحمت حضرت غفار کی
ملگیا اس میں الف اسرار کا	لکھ چکے تعریف تم جب احمد مختار کی

۲۹ ہجری ۱۳

قطعہ تاریخ طبع زاد محب صادق حکیم حاذق جناب مولوی محمد احمد اللہ صاحب واثق جلیسری ساکن حال سکندرہ راؤ ضلع علیگڈھ دام لطفکم

تمہیں بدر صد آفریں مرحبا	لکھی ہے ثنائے شفیع الامم
ہوئے دولت دین سے تم غنی	کہ ہے ہیچ دنیا کا جاہ و حشم
ہوئی فکر تاریخ واثق کو جب	تردد میں اُس کی وہ تھا دمبدم
اُسے ملہم غیب نے یہ کہا	خدائے بریں کا ہے لطف و کرم

اہ

۴۹ = ۱۲ (۱۳۰ ہجری ۱۳

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر دوست مغز بے پوست علامۂ فارسی جناب مولوی محمد رفیع الدین صاحب رفیع جلیسری دام مجدکم ساکن حال سکندرہ راؤ ضلع علیگڈھ تلمیذ جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب راسخ مرحوم جلیسری

کیا بد خمسہ یہ نادر رسم
محمدؐ کے ہیں اس میں وصف و ثنا
رفیع کو ہوئی فکر تاریخ کی
کہا ملہم غیب نے یوں پکار
ملا سال ہجری میں بخشش کا یے

۲

خدا اس کا دے تم کو اجر عظیم
نہ کیوں ہووے خالق کا لطف عمیم
یہ آواز آئی بلا خوف و بیم
ہوا دور ان سے عذاب علیم
انہیں دیوے جنت خدائے کریم

۲۸ ۱۳ = (۱۳۳۰ھ)

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر شاعر نازک خیال و ناثر عدیم المثال جناب نواب محمد حسین خاں خنجر فرخ آبادی تلمیذ ارشد مصنف خمسہ ہذا

اُستاد خوب آپ نے خمسہ کیا رقم
خنجر کو بہر سال یہ ہاتف نے دی ندا

باقی رہی ہے فکر نہ روز حساب کی
بے مثل یہ ثنا ہے رسالت مآب کی

۱۳۳۰ ہجری

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر شاعر شیریں سخن بے رنج و محن سخنور رفیق جناب منشی محمد صدیق یہ تخلص صدیق سوروی ضلع ایٹہ سوداگر جفت تلمیذ مصنف خمسہ ہذا

لکھا کیا ہی خمسہ ہے اُستاد نے
یہ مقبول درگاہِ حق ہو گیا
ہوئی فکر تاریخ صدیق کو
بہت خوب تاریخ تم نے لکھی

کہ اہل سخن اس کی دیتے ہیں داد
ملیگی ہر اک ان کے دل کی مراد
تو ہاتف پکارا کہ فرخ نہاد
ہر اک اسکو سنکر ہوا شاد شاد

۱۳۳۰ ھجری

قطعہ تاریخ شاعر خوش بیان جناب منشی مرزا عنایت بیگ عطار یہ تخلص

عجیب بار ک اللہ تضمین کی لکھی اُس کی تم نے ہے وصف و ثنا سوا اُس سے رُتبہ کسی کا کہاں عنایت سے ہاتف نے ہنسکر کہا جُدا کیجئے دل سے وحشت کا دال	کرا جراِس کا خالق سے منسوب ہے خُدائے جہاں کا جو محبوب ہے کہ طالب خدا اور وہ مطلوب ہے لکھا تم نے جو کچھُ وہ سب خوب ہے ثنائے نبی ہم کو مرغوب ہے (۱۳۳۰ ۱۳ ۳۴

قطعہ تاریخ منشی محمدُ اشرف جبلیسری تلمیذ مصنف خمسہ ہذا

یہ کی بدر نے جو رقم ہے کتاب شفیع الامم آپ کے ہوں شفیع جو محنت اور کوشش کری آپ نے ملیں نعمتیں خلد کی بے حساب ہوئی فکر تاریخ اشرف کو جب ہوا سُنکے مسرور ہر ایک کا دل ۳۴	نہ محشر کا کچھ خوف مطلق رہا لکھی جو ثنائے حبیبِ خُدا ملیگی قیامت کو اِس کی جزا رہے تم یہ محشر میں فضلِ خُدا تو خوش ہو کے ہاتف نے دی یہ ندا تہیں آفریں مرحبا مرحبا (۱۳۳۰ ۱۲ ۹۶

الحمد للہ والمنت کہ آج مورخہ ۲ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ کو یہ تضمین ختم ہو کر بتعلیم طلوقت قمر جناب نواب محمدُ حسین خاں خنجر فرخ آبادی تلمیذ ارشد مصنف ہذا مرتب ہوئی سخنوران ماہرِ فن سے ملتجی ہوں کہ جہاں کہیں تضمین میں سہو یا غلطی پائیں براکرم عفو فرما کر خاکسار کو ممنونِ الطاف فرمائیں فتبارک اللہ احسن الخالقین ہ الحمد للہ رب العالمین العبد

حافظ مرزا احمد بیگ بہ تخلص بدر دہلوی عفی عنہ

مندرجہ ذیل پتہ سے یہ کتاب ملے گی

قصبہ علی گنج ایٹہ - جناب نواب محمدُ حسین خاں صاحب خنجر فرخ آبادی از میہنہ قصبۂ مذکور